روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 13 جون 2009ء 19 جمادی الثانی 1430 ہجری 13 احسان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 131

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہونگے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مردِ خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 301)

پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے کسی نے یہ شعر بہت ہی اچھا کہا ہے:

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا
کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 302)

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 302,303)

میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 340)

خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو در حقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 340)

ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے۔ وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 381)

دس ہزار قدوسیوں کا سردار

خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کیلئے تھی۔

(استثناء باب 33 آیت:2)

سینا سے حضرت موسیٰؑ، شعیر سے حضرت عیسیٰؑ اور فاران سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور مراد ہے۔

(تفصیل دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 73)

بار بار قرآن پڑھو

سفارشات شوریٰ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ احباب جماعت کا علمی معیار بلند کرنے کیلئے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا۔ ترجمہ سے پڑھنا اور باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنا بہت ضروری ہے۔

خلفائے کرام کے ارشادات کو اگر ملحوظ رکھا جائے تو وہ علمی معیار بڑھانے کے ضامن ہیں۔ مثلاً ہر بالغ احمدی قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ پھر ہر احمدی قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اگر جماعت اس ٹارگٹ کے حصول کے لئے کوشش کرے تو یقیناً علمی معیار بلند ہوگا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ۔ اور پھر خدا کے فضل اور تائید سے کوشش کرو۔ کہ ان بدیوں سے بچو"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 656)

حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں۔

"تلاوت تب مفید ہو سکتی ہے کہ علم ہو اور علم تب مفید ہو سکتا ہے جب عمل ہو"۔

(حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 98)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

ضرورت کارکنان

۞ دار الضیافت میں حسب ذیل خالی آسامیوں کیلئے کارکنان کی ضرورت ہے۔

(1) باورچی خالی آسامیاں دو، ہر قسم کے کھانے پکانے میں مہارت رکھنے والے جن کی عمر 40 سال سے زائد نہ ہو۔

(2) سکیورٹی گارڈ۔ خالی آسامیاں دو۔ مستعد نوجوان ہوں فوج سے فارغ شدہ کو ترجیح دی جائے گی۔ عمر 40 سال سے زائد نہ ہو۔

مرکز سلسلہ میں رہ کر خدمت دین کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مکرم صدر صاحب محلّہ کی سفارش کے ساتھ 20 جون 2009ء تک بھجوا دیں۔

(نائب ناظر ضیافت دار الضیافت ربوہ)

جلسہ یوم خلافت سال 2009ء

(مدرسة الظفر وقف جدید ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مورخہ 21 مئی 2009ء کو مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ کو بعد نماز مغرب وعشاء بمقام اقامۃ الظفر دارالصدر شمالی ہدیٰ جلسہ یوم خلافت سال 2009ء وتقریب تقسیم انعامات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اقامۃ الظفر کے سبزہ زار میں جلسہ کے انعقاد کا اہتمام کیا گیا جسے رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا۔ سٹیج کی پشت پر موجود دیوار پر خلافت احمدیہ کی اہمیت وبرکات سے متعلق خلفاء سلسلہ کی تحریرات پر مشتمل خوبصورت بینرز آویزاں تھے۔ جلسہ کی اس تقریب میں مدرسۃ الظفر کے تمام طلباء و اساتذہ کے علاوہ بعض جماعتی ادارہ جات کے افسران بھی شریک ہوئے۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ تھے۔

تلاوت ونظم کے بعد مکرم نصیر احمد ناصر صاحب معلم مدرسۃ الظفر نے خلافت سے متعلق حضرت مسیح موعود اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات پر مبنی اقتباسات پڑھ کر سنائے جس کے بعد مکرم محمد احمد فہیم صاحب صدر مجلس ارشاد مدرسۃ الظفر نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی سال کے دوران مدرسۃ الظفر کے زیر انتظام منعقد ہونے والے مختلف علمی وورزشی پروگراموں اور خلفاء احمدیت کی مقدس یادگاروں کے مطالعاتی سفروں کے پروگرامز پر مشتمل مختصر مگر جامع رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ 21 تا 23 فروری 2008ء کو مدرسۃ الظفر کے اساتذہ اور طلبہ پر مشتمل ایک گروپ نے بھیرہ، پنڈ دادنخان اور کھیوڑہ کا مطالعاتی دورہ کی غرض سے سائیکل سفر کیا۔ 28 مئی 2008ء کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے تقریب منعقد کی گئی۔ 21 مئی 2008ء کو تمام طلباء و اساتذہ کو ایک مثالی وقار عمل کرنے کی توفیق ملی۔ 27 مئی 2008ء کو چاولوں کی دیگیں پکوا کر اقامۃ الظفر کے اردگرد رہنے والے غیر از جماعت مستحقین میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ 5 تا 15 مئی 2008ء کو مدرسۃ الظفر کے زیر انتظام آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ 28, 29 /اگست 2008ء کو چند اساتذہ اور طلباء پر مشتمل ایک وفد لاہور اور سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود کے حوالے سے مقامات مقدسہ کی زیارت کیلئے گیا۔ 5 دسمبر 2008ء کو اقامۃ الظفر میں برکات خلاف کے موضوع پر مشاعرہ منعقد ہوا۔ نیز مورخہ 13 نومبر 2008ء کو حضرت مصلح موعود کی کتاب ''خلافت راشدہ'' میں سے تمام طلباء کا تحریری امتحان لیا گیا۔ امسال مجلس علمی کے تحت کل 17 /انفرادی واجتماعی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے دوران سال ہونے والے علمی وورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور بعد ازاں خلافت احمدیہ کی ضرورت، اہمیت و برکات پر روشنی ڈالی اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

مہمان خصوصی کے خطاب کے بعد طلباء کے ایک گروپ نے ترنم کے ساتھ ترانہ خلافت پیش کیا۔ اختتام سے قبل مکرم اسفند یار منیب صاحب پرنسپل مدرسۃ الظفر نے اختتامی کلمات ادا کرتے ہوئے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر محترم مہمان خصوصی نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

(ایم۔اے رشید)

☆ ☆ ☆

دوست سوچ سمجھ کر بنائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ بیلجیئم پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 11 ستمبر 2004ء کو فرمایا:۔

میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے جیسا کہ پہلے بھی میں مختصر ذکر کر آیا ہوں کہ ٹی وی پر کیسی فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔ انٹرنیٹ پر کیسی فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔ اس طرف بھی توجہ کریں۔ اور جو بچیاں اور بچے عقل کی عمر کو پہنچ گئے ہیں یا شعور کی عمر کو پہنچ گئے ہیں ان کو بھی سوچ سمجھ کر دوست بنانے چاہئیں۔ کیونکہ اس کا بھی بڑا گہرا اثر ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے پاس ایک سکھ نے آ کر کہا تھا کہ کچھ نہ کچھ میرا مذہب سے تعلق تھا۔ دہریت کی طرف لامذہب کی طرف خدا کو نہ ماننے کی طرف میرا رجحان بڑھ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا (وہ کالج کا سٹوڈنٹ تھا) کہ تم جہاں بیٹھتے ہو، وہاں جو تمہارا ساتھی ہے، دوست ہے، اس کے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دو، اپنی جگہ بدل لو۔ اور جب اس نے اپنی جگہ بدل لی تو کچھ عرصے کے بعد اس کے خیالات پاک ہونا شروع ہو گئے۔ ہماری بچیاں بھی شعور کی عمر کو پہنچ کے باقی لوگوں کی نسبت زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عقل رکھنے والی ہوتی ہیں۔ اسی طرح ہمارے بچے بھی وہ خود اس طرف توجہ دیں اور ماں باپ بھی اس طرف توجہ دیں کہ دوست بنائیں، سوچ سمجھ کے بنائیں، اللہ کے رسول کا یہی حکم ہے۔ (روزنامہ الفضل 11 جون 2005ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

23 جون 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
1-20 am	لقاء مع العرب
2-25 am	ایم۔ٹی۔اے بین لاقوامی خبریں
2-55 am	گلشن وقف نو
4-00 am	خطبہ جمعہ
5-00 am	خلافت جوبلی کوئز
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7-10 am	فرنچ کلاس
7-30 am	لقاء مع العرب
8-35 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-00 am	خطبہ جمعہ
10-00 am	فرنچ سروس
10-45 am	طب وصحت
11-00 am	خلافت جوبلی کوئز
12-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
1-00 pm	گلشن وقف نو
2-10 pm	سوال وجواب
3-10 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الاول۔ایک مذاکرہ
4-05 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	خطبہ جمعہ
6-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
7-00 pm	بنگلہ پروگرام
8-05 pm	خطاب حضور انور۔ خدام الاحمدیہ اجتماع یو۔کے 2008ء
9-05 pm	گلشن وقف نو
10-05 pm	سوال وجواب
11-05 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الاول ایک مذاکرہ
11-55 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

24 جون 2009ء

12-00 am	عربی سروس
1-30 am	خطبہ جمعہ
2-30 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-05 am	خدام الاحمدیہ یو۔کے اجتماع 2008ء
4-50 am	انتخاب سخن
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	تلاوت، خبریں
7-15 am	لقاء مع العرب
8-25 am	حضرت خلیفۃ المسیح الاول ایک مذاکرہ
9-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-35 am	عربی سیکھئے
10-15 am	سوال وجواب
11-15 am	خدام الاحمدیہ یو۔کے اجتماع 2008ء
12-05 pm	تلاوت، دس حدیث، خبریں
1-00 pm	بستان وقف نو
2-00 pm	انڈسٹریل اور کیمپنگ نمائش
3-00 pm	سوال وجواب
4-00 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	سواحیلی سروس
6-00 pm	تلاوت، خبریں
6-45 pm	بنگلہ پروگرام
7-45 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
8-40 pm	خطبہ جمعہ
9-50 pm	بستان وقف نو
11-00 pm	سوال وجواب

25 جون 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں، درس حدیث
12-30 am	عربی سروس
1-30 am	لقاء مع العرب
2-40 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-10 am	بستان وقف نو
4-10 am	تقاریر جلسہ سالانہ
5-00 am	خطبہ جمعہ
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	تلاوت، درس حدیث
6-55 am	لقاء مع العرب
8-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-30 am	خطبہ جمعہ
9-35 am	کھانے کے بارے پروگرام
10-05 am	انڈسٹریل اور کیمپنگ نمائش
11-10 am	تقاریر جلسہ سالانہ
12-05 pm	تلاوت، درس ملفوظات
12-40 pm	المائدہ
12-55 pm	گلشن وقف نو
1-55 pm	ملاقات پروگرام
2-50 pm	رئیل ٹاک
3-50 pm	انڈونیشین سروس
4-50 pm	پشتو سروس
5-40 pm	تلاوت، درس ملفوظات
6-15 pm	المائدہ
6-35 pm	خطبہ جمعہ
7-40 pm	ترجمۃ القرآن
8-40 pm	حضور انور کا دورہ بریڈفورڈ
9-45 pm	حضرت عیسیٰ ؑ
11-05 pm	ملاقات پروگرام

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم محمد طارق محمود صاحب

کامیاب عائلی زندگی کے قیمتی گُر

اللہ تعالیٰ نے جب سے یہ کائنات پیدا کی ہے۔ اس نے ہر چیز کا جوڑا پیدا فرمایا ہے۔ اسی طرح نسل انسانی کی بقاء کے لئے بھی دو طبقوں میں اسے تقسیم کیا ہے۔ ایک طبقہ مردوں کا ہے اور دوسرا عورتوں کا۔ پھر ان میں سے جوڑے بنتے ہیں۔ یعنی خاوند اور بیوی کا رشتہ قائم ہوتا ہے۔ جو ایک اعلانیہ سول معاہدہ سے طے پاتا ہے۔ اس لئے دین متین میں شادی کی بہت اہمیت ہے اور تمام مومنوں کے لئے شادی کو لازمی قرار دیا۔ کیونکہ شادی تقویٰ وطہارت کے لئے اور افزائش نسل کے لئے ضروری ہے۔ شادی کا مقصد یہ ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے ہمدرد غمگسار اور ساتھی بن کر ایک دوسرے کو تحفظ دیں۔ ایک دوسرے کی عزت کا سامان کریں۔ ایک دوسرے کے جذبات واحساسات کا خیال رکھیں۔ ایک دوسرے کا لباس بنیں۔ ایک دوسرے سے محبت ومودت کا سلوک کریں۔ اس طرح اولاد کے حصول کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل کریں۔ ایک دوسرے کے ممد ومعاون ہوں۔ خوشحال زندگی کے لئے بھی یہ بات ضروری ہے کہ دونوں مشترکہ نقطہ نظر کے حامل ہوں۔ تاکہ مثالی گھر بن سکے۔ اگر میاں بیوی کے درمیان لڑائی جھگڑا، چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث وتکرار اور ایک دوسرے کو طعن و تشنیع اور جھوٹ و بہتان لگانے کا ماحول رہے۔ تو بچوں کی تربیت دین کے تقاضوں کے مطابق کیسے ممکن ہے۔ پھر مثالی گھر کیسے بنیں گے۔ اس لئے بنیادی یونٹ کی اصلاح ضروری ہے۔ قرآن کریم میاں بیوی کے رشتے کو لباس کے نام سے یاد فرماتا ہے۔ کیونکہ

☆لباس انسان کا عیب اور ننگ چھپاتا ہے۔ لہٰذا میاں بیوی ایک دوسرے کے عیوب کو ظاہر نہ کریں۔ ستر پوشی سے کام لیں۔

☆لباس زینت کا باعث ہوتا ہے۔ لہٰذا میاں بیوی کا آپس میں تعلق خوشگوار ماحول میں نہ صرف خوبصورتی کا باعث بنتا ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی بھلا اور اچھا محسوس ہوتا ہے۔

☆لباس انسان کو سردی گرمی سے بچاتا ہے اور بدن کی حفاظت کرتا ہے اور روح کے لئے سکون کا باعث ہوتا ہے۔ اس لئے جب میاں بیوی ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں گے۔ ایک دوسرے کو طعن وتشنیع سے بچائیں گے۔ ایک دوسرے کی حفاظت اور عزت واحترام کا باعث بنیں گے۔ اس لئے احمدی معاشرہ میں میاں بیوی کے تعلقات اور دونوں کو حقوق و فرائض سے متعلق آگاہ ہونا انتہائی ضروری ہے تاکہ عقد نکاح کے بعد ازدواجی بندھن میں زندگی کے ساتھی بننے کے بعد عائلی زندگیاں جنت نما گھر اور پُر امن ماحول پیدا ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی پیاری کتاب قرآن کریم میں مختلف سورتوں میں میاں بیوی کے حقوق وفرائض کا ذکر فرمایا ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ نساء میں خاوندوں کو اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

عورتوں یعنی بیویوں کے ساتھ نیک اور اچھا سلوک کیا کرو۔

بیویوں سے حسن معاشرت کا حکم خانگی زندگی کو جنت کا نمونہ اور مثالی گھر بنانے کے لئے ضروری ہے۔

آنحضورﷺ نے اپنے ماننے والوں کو ارشاد فرمایا۔

عورتوں سے اچھا سلوک کیا کرو۔

آنحضورﷺ نے فرمایا۔

عورتیں تمہارے پاس قیدی کی طرح ہیں۔ اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتیں۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ ان کا خود خیال رکھو اور ان کی ضروریات حاجات کو پورا کرو اور حسن معاشرت کا رویہ پیش نظر رکھو۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو۔ کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا سب سے زیادہ کج حصہ اس کا سب سے اعلیٰ حصہ ہوتا ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اگر تم اس کو اس حال پر ہی رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھا ہی رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو''۔ (صحیح بخاری)

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

انسانیت ایک علیحدہ چیز ہے۔ وہ نفس واحدہ ہے۔ اس کے دو ٹکڑے کئے گئے ہیں۔ آدھے کا نام مرد ہے اور آدھے کا نام عورت۔ جب یہ دونوں ایک ہی چیز کے دو ٹکڑے ہیں تو جب تک یہ دونوں نہ ملیں گے۔ اس وقت تک وہ چیز مکمل نہیں ہوگی۔ وہ تبھی کامل ہوگی جب اس کے دونوں ٹکڑے جوڑ دیئے جائیں گے۔

(فضائل القرآن ص170)

ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ سید ولد آدم حضرت اقدس محمد مصطفیٰﷺ نے فرمایا:

مومنوں میں ایمان کی حیثیت سے کامل ترین وہ شخص ہے جو اخلاق میں بہترین ہو اور جو اپنے گھر والوں پر زیادہ مہربان اور شفقت سے پیش آنے والا ہو۔ (بخاری ومسلم)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (کشتی نوح ص19)

پھر فرمایا:

سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو...... جس کو خدا نے جوڑا ہے۔ اس کو گندے برتن کی طرح مت توڑو۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص25 اربعین 3 ص38 حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

دیکھو بیوی سے محبت کرنا تو بظاہر ایک دنیوی چیز ہے لیکن ہمیں ثواب پہنچانے کی خاطر...... یہ کہا ہے کہ اگر تم اس نیت کے ساتھ کہ خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ اپنے گھروں کے ماحول خوشگوار بناؤ اپنی بیوی اور بچوں سے پیار کرو۔ اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی ڈالو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں اس کا بھی اجر دے گا۔

(خطبات ناصر جلد اول ص221,220)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ جرمنی 2003ء عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

تم دونوں مردوں اور عورتوں کے لئے یہ حکم ہے۔ سب سے پہلے تو یہی ہے کہ عورت اور مرد ایک دوسرے کی ذمہ داریاں ادا کریں۔ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔ ایک دوسرے کے حقوق کا پاس رکھیں۔ اپنے گھروں کو محبت اور پیار کا گہوارہ بنائیں اور اولاد کے حق ادا کریں...... اور یہ صرف عورتوں ہی کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ مردوں کی بھی ذمہ داری ہے اور اس طرح جو معاشرہ قائم ہوگا وہ پیار و محبت اور رواداری کا معاشرہ قائم ہوگا......

...... ہر عورت ہر مرد ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے لئے قربانی کی کوشش کر رہا ہوگا۔

(روزنامہ الفضل 26 جنوری 2006ء)

حقوق وفرائض میں مساوات

اصولی طور پر احمدی معاشرہ میں میاں بیوی کے حقوق وفرائض ایک جیسے ہیں۔ یعنی دونوں کے اوپر ذمہ داریاں ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یعنی بیویوں کے ذمہ کچھ فرائض ہیں۔ ویسے ہی بیویوں کو کچھ حق بھی حاصل ہے۔ (بقرہ:229)

بیویوں کو چاہئے کہ وہ خاوندوں کے حقوق کا خیال کریں اور خاوندوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے حقوق ادا کریں اور دونوں اپنی اپنی ذمہ داریوں میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔

دو سچے اور حقیقی دوست

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

چاہئے کہ بیویوں سے خاوندوں کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ (ملفوظات جلد سوم ص300)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول خطبہ عید الفطر 15 اکتوبر 1909ء میں فرماتے ہیں:۔

تم میں جو نقص ہیں ان کی اصلاح کرو عورتوں سے جن کا سلوک اچھا نہیں قرآن کے خلاف ہے۔ وہ خصوصیت سے توجہ کریں۔ میں ایسے لوگوں کو اپنی جماعت سے الگ نہیں کرتا کہ شاید وہ سمجھیں پھر سمجھ جائیں پھر سمجھ جائیں ایسا نہ ہو کہ میں ان کی ٹھوکر کا باعث بنوں۔ (خطبات نور ص422)

سیدنا حضرت مسیح موعود خاوندوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا اور یہ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکریہ یہ ہے کہ عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از یعقوب علی عرفانی ص400)

دین متین جامع کامل اور مکمل مذہب ہے۔ جہاں اس نے خاوندوں کے حقوق مقرر کئے ہیں۔ وہاں ان کے ذمہ کچھ فرائض بھی ہیں۔ اسی طرح جہاں عورتوں کے حقوق مقرر کئے ہیں وہاں ان کے اوپر بعض فرائض بھی ہیں۔ مختصر یہ کہ دونوں کے لئے نصائح پر مشتمل ارشادات موجود ہیں تاکہ عائلی زندگیاں کامیاب ہوں۔

بیوی کے فرائض

اللہ تعالیٰ عورتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

فالصلحت قنتت ......

سب سے پہلی بات جو عورت کے فرائض میں شامل ہے وہ یہ ہے کہ وہ صالحہ ہو۔ خاوند کے ساتھ اپنا رویہ درست رکھے۔ اس کی عزت کرے۔ اس کی فرمانبردار ہو خاوند جو بھی حکم دے اس کی اطاعت

کرنے والی ہو۔ خاندان کے استحکام کے لئے کوشش کرنے والی ہو۔ خاوند کی عدم موجودگی میں کسی ایسے شخص کو گھر میں داخل نہ ہونے دے جس کو خاوند ناپسند کرتا ہو۔ گھر اور مال کی نگہداشت کرنے والی ہو۔ اس طرح بیوی خاوند کا دل موہ لے گی۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

اگر میں کسی کو حکم دیتا یا دے سکتا کہ (وہ اللہ کے سوا) کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(ترمذی ابواب الرضاع باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة)

ایک مثالی بیوی کا ذکر کرتے ہوئے رسول پاکؐ نے فرمایا:۔

بہترین عورت وہ ہے کہ جب تو اس کو دیکھے تو تیرا دل خوش ہو جائے اور جب تو اس کے پاس موجود نہ ہو تو وہ تیرے مال اور اپنے نفس میں تیرے حق کی حفاظت کرے۔

سبحان اللہ کیسی پیاری نصیحت ہے اگر واقعی بیویاں ایسی ہو جائیں تو کیا گھر جنت کا نظارہ پیش کریں گے یا نہیں؟

سیدنا حضرت مسیح موعود عورتوں کی بعض غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے فرماتے ہیں:۔

عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے۔ کیونکہ مرد پر بھی اس کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں۔ بلکہ عورتوں کو گویا بالکل کرسی پر بٹھا دیا ہے اور مرد کو کہا ہے کہ ان کی خبر گیری کر۔ اس کا تمام کپڑا کھانا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص30)

پھر سورۃ النساء آیت نمبر 25 میں خدا تعالیٰ اچھی اور نیک بیویوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

بیویاں پاکباز ہوں اور چھپے دوست بنانے والی نہ ہوں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

عورتوں کے لئے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر وہ اپنے خاوندوں کی اطاعت کریں گی تو خدا ان کو ہر ایک بلا سے بچاوے گا اور ان کی اولاد عمر والی ہوگی اور نیک بخت ہوگی؟

(تفسیر مسیح موعود سورۃ النساء جلد دوم ص237)

سیدنا حضرت مسیح موعود عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز، زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔ اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بے جا طور پر خرچ نہ کرو۔ خیانت نہ کرو، ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 81)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

''ایک نیک عورت کی سب سے پہلے یہی خواہش ہونی چاہئے کہ اس کا خدا اس سے راضی ہو۔ پھر خاوند راضی ہو۔ اپنے بچوں کی بہترین تربیت کرے اور خلافت سے وفا کا تعلق باندھے۔ جس گھر میں یہ چیز پیدا ہو جائے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا''۔

(مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ آسٹریلیا 15 اپریل 2006ء الفضل انٹرنیشنل 19 مئی 2006ء)

جوائنٹ فیملی کے لئے نسخہ کیمیا

سیدنا حضرت مسیح موعود عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

یہ مرض عورتوں میں بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے کہ وہ ذرا سی بات پر بگڑ کر اپنے خاوند کو بہت کچھ بھلا برا کہتی ہیں۔ بلکہ اپنی ساس اور سسر کو بھی سخت الفاظ سے یاد کرتی ہیں۔ حالانکہ وہ اس کے خاوند کے بھی قابل عزت بزرگ ہیں وہ اس کو ایک معمولی بات سمجھ لیتی ہیں اور ان سے لڑنا وہ ایسا ہی سمجھتی ہیں جیسا کہ محلّہ کی اور عورتوں سے جھگڑا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کی خدمت اور رضا جوئی ایک بہت بڑا فرض مقرر کیا ہے۔......

اس لئے ہر عورت کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے خاوند اور اس کے والدین کی خدمت میں لگی رہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص179)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

بعض عورتوں میں جب لڑکی کو بحیثیت اختیار ملتے ہیں تو وہ ساس پر زیادتیاں کرتی ہے۔ یوں یہ شیطانی چکر جاری رہتا ہے۔ حالانکہ نکاح کے وقت تقویٰ اور قول سدید کی نصیحت کی جاتی ہے۔ احمدی گھرانے ایسا نمونہ پیش کریں کہ غیر بھی کھنچے چلے آئیں۔ ہر کام سے پہلے سوچیں کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اللہ ہر زیادتی سے باخبر رہتا ہے۔ خدا کرے کہ ہر احمدی گھرانہ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے والا اور حسین معاشرہ قائم کرنے والا بن جائے۔ (روزنامہ الفضل 3 جون 2003ء)

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے گھروں کو سنوارنے، ایک دوسرے کی عزت کرنے ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنے ایک دوسرے کی ضروریات پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بیاد سلیم شاہجہانپوری

تھا سلیم خوش مقال و نیک دل شیریں زباں
نکتہ سنج و نکتہ رس، نکتہ نواز و نکتہ داں

زندگی کا اس کی مقصد خدمت انسان تھا
عظمت انسان پر پختہ سدا ایمان تھا

دیکھنے میں سیدھا سادہ اک نحیف انسان تھا
اس کا درد دل مگر انسانیت کی جان تھا

جہل و تاریکی کا دشمن، علم و دانش کا حبیب
درحقیقت وہ تھا پیغامِ محبت کا نقیب

گلشن علم و ادب کا جاں فشاں مالی تھا وہ
اور درختِ شعر کی اک باثمر ڈالی تھا وہ

قوت تخئیل سے اس نے تراشے مہر و ماہ
وہ ستارہ بن کے چمکا ڈال دی جس پر نگاہ

کیسۂ علم و عمل سے اس نے سیم و زر دیا
سر زمین شعر کو سرسبز اس نے کر دیا

اس کی علمیت پہ شاہد اس کی تصنیفات ہیں
کتنی اہمیت کے حامل اس کے موضوعات ہیں

سوز پیدا کر دیا اس نے دلوں کے ساز میں
قوتِ پرواز پیدا کی ہر اک آواز میں

انور ندیم علوی

مکرم منیر احمد ملک صاحب

میری والدہ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ کا ذکرِ خیر

میری پیاری والدہ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ جنہیں میں نے ہمیشہ امی جی کہہ کر پکارا نوے (90) سال کی عمر میں 30 مارچ 2003ء کو شام ساڑھے چار بجے اپنی رہائش گاہ 104۔ایچ ماڈل ٹاؤن لاہور میں خالق حقیقی سے جاملیں۔ بفضل خدا موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ خداوندکریم ان سے راضی ہو اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات کو ہمیشہ بلند فرماتا جائے (آمین)۔ والدہ صاحبہ کی زندگی کے آخری ایام میں میرے تمام بہن بھائی ان کے پاس موجود تھے۔ اگرچہ خاکسار اس وقت امریکہ میں تھا مگر اللہ تعالیٰ کا بے پناہ احسان ہے کہ امی جی کی وفات سے تین ماہ قبل مجھے بھی اپنی اہلیہ کے ہمراہ ان سے ملنے اور ان کے پاس وقت گزارنے کا موقع ملا۔

میں آج اپنی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے جو ''امی جی'' سے وابستہ ہیں یہ مضمون لکھ رہا ہوں۔

میری امی جی کا تعلق چکوال سے تھا۔ انہوں نے پانچویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ وہ فطرتاً سادہ طبیعت کی مالک تھیں اور ہمیشہ صاف دلی کے ساتھ دوسروں کی خیر خواہی کا سوچتیں۔ امی جی کے والد اور میرے نانا جان خواجہ محمد امین صاحب، جن کا ڈیرہ ڈون انڈیا میں گاڑیوں کا کاروبار تھا، نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر احمدیت قبول کی۔ امی جی اگرچہ بہت ہی مہربان اور پیار کرنے والی خاتون تھیں اور غریبوں کے ساتھ بہت شفقت اور ہمدردی سے پیش آتیں لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ بچوں کے لئے بہترین مربی بھی تھیں۔ ان کی انتظامی صلاحیتیں غیر معمولی تھیں اور وقت کی پابندی کا حد درجہ خیال رکھتیں۔ وہ دن کے مختلف اوقات میں کاموں کو ان کے مقررہ وقت پر انجام دینے کا خیال کرتیں۔ بچپن کے ایام اور پھر زندگی کے بعد کے دور میں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ امی جی نے سادہ اور آسان طریقے سے ہم سب بہن بھائیوں کو یہ سکھایا کہ کس طرح ایک دوسرے کی عزت کی جاتی ہے اور ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت موجزن کردی۔ انہوں نے تعلیم کے حصول اور زندگی کے دیگر شعبوں میں ترقی کے لئے ہماری راہنمائی کی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جماعت اور خلافت کی عقیدت اور وابستگی ہمارے دلوں میں ڈال دی۔

امی جی کی زندگی کی ایک امتیازی خوبی یہ تھی کہ وہ ہر کام شروع کرنے سے پہلے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتی تھیں، چاہے کھانا پکانے لگیں یا ہمیں کھانا دیں یا پھر بچوں کو کپڑے پہنانے سے پہلے اور ساتھ ہی ہم سب بہن بھائیوں کو اس عادت کو پختہ کرنے کی نصیحت کرتیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر کام کا آغاز بسم اللہ سے کرنا میری بھی زندگی کا حصہ بن چکا ہے۔ امی جی بحیثیت ماں اپنی ذمہ داریوں کے ادا کرنے میں بہت مستعد تھیں۔ وہ ہمیشہ صحت اور صفائی سے متعلق معمولی باتوں کا بھی خیال رکھتیں جیسا کہ دانتوں کی صفائی، ناخن کاٹنا، غسل لینا، بال کٹوانا وغیرہ وہ سب امور ہیں جن میں باقاعدگی کی انہوں نے عادت ڈالی۔

1988ء میں میں نے اپنے والد صاحب ملک بشیر احمد صاحب (مرحوم) کے متعلق ایک مضمون لکھا تھا اس میں میں نے یہ بھی ذکر کیا تھا کہ ابا جی ڈسپلن کے معاملے میں سخت تھے اور جماعت اور خلافت سے بے حد عقیدت رکھتے تھے۔ ساتھ ہی بچوں کی تربیت پر وہ بھرپور توجہ دیتے۔ مگر ان کی تمام کوششیں بار آور نہ ہو سکتیں اگر خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے ساتھ، امی جی کی بھرپور مدد بھی شامل حال نہ ہوتی۔ ابا جی کا یہ معمول تھا کہ پنجوقتہ نمازوں کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کے معاملے میں بچوں کی نگرانی کرتے اور قرآنی دعائیں بھی یاد کرواتے اور رات کے کھانے پر ابا جی، امی جی سے پوچھتے کہ کیا سب نے پانچوں نمازیں بروقت ادا کیں ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ اس بارے میں بھی دریافت کرتے کہ ہم نے گھر کے کام کاج سے متعلق امی جی کی مدد کی اور کھیل / پڑھائی کے مقررہ اوقات کا بھی خیال رکھا یا نہیں۔ امی جی نے اس معاملے میں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا کہ ابا جی کے نمازوں سے متعلق سوال کا انہوں نے ہمیشہ درست جواب دیا قطع نظر اس بات کے کہ عین ممکن تھا کہ ابا جی یہ جان کر کہ ہم میں سے کسی نے نماز وقت پر ادا نہ کی ہم سے بہت ناراض ہوں اور ان کی مشفقانہ طبیعت نے بھی نماز کے معاملے میں ان کو ہمیشہ سچ پر ہی قائم رکھا۔ خواہ ان کے سچ سے بچوں کو سزا ہی ملے۔

ابا جی مذہبی معاملات میں سخت تھے اور اگر انہیں پتہ چلتا کہ کسی نے دن کے دوران کوئی نماز ادا نہیں کی تو وہ ہمیں اسی وقت حکم دیتے کہ وہ ان کے سامنے پہلے بقیہ نمازوں کو با آواز بلند ادا کرے اور پھر کھانے میں شامل ہو۔

ابا جی فجر، مغرب اور عشاء کی نمازیں بالعموم اسلامیہ پارک لاہور کی بیت الذکر میں ادا کرتے اور یہی معمول لڑکوں کے لئے تھا۔ بیت الذکر گھر سے تقریباً تین بلاک دور تھی اور ہم پیدل وہاں جاتے بچپن میں کئی بار یہ خیال ذہن میں آیا کہ امی جی سے کہوں کہ وہ ابا جی سے سفارش کریں کہ مجھے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت دے دیں تا سکول کا حرج نہ ہو۔ مگر میرا یہ بہانہ کبھی بھی امی جی کے آگے بھی نہ چل سکا۔ تربیت سے متعلقہ امور میں امی جی نے نہ صرف ہمیشہ ابا جی کا ساتھ دیا بلکہ ابا جی نے ہمارے لئے جو معمولات طے کئے ہوئے تھے امی جی نے ان میں کبھی دخل اندازی نہیں کی۔ اس کیفیت سے مجھے وہ مقولہ یاد آتا ہے کہ ماں اور باپ دونوں گاڑی کے دو پہیے ہوتے ہیں اور ایک پہیہ دوسرے کی مدد کے بغیر کام نہیں کرسکتا بالکل اسی طرح امی جی نے دینی تربیت کے امور میں خاص طور پر ابا جی کا ساتھ دیا۔ میرا پختہ ایمان ہے کہ ابا جی نے ہم بچوں کی تربیت کے لئے جو کوششیں کیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی لئے باثمر ہوئیں کیونکہ امی جی نے دل وجان سے ابا جی کا ان کی کوششوں میں ساتھ دیا۔ امی جی کا یہ معمول تھا کہ ہم جب بھی کوئی غیر معمولی تقاضا کرتے تو وہ فیصلہ کے لئے ابا جی کو پوچھنے کو کہتیں اس طرح خاص خاص باتوں جیسا کہ۔ شہر سے باہر جانا، دوستوں کے ساتھ دیر تک رہنا وغیرہ کے معاملے میں ہمیشہ امی جی کا ایک ہی حکم تھا کہ پہلے ابا جی سے اجازت لے لو۔ اس طرح امی جی نے کبھی بھی کسی معاملے میں بچوں کو ایسی اجازت نہیں دی جو ابا جی سے خفیہ ہو۔ آج جبکہ میں خود 4 بچوں کا باپ ہوں تو مجھے بخوبی اندازہ ہے کہ یہ اصول جس کو امی جی نے نہایت احتیاط سے ملحوظ خاطر رکھا وہ درحقیقت ان کی بے لوث محبت کا اظہار تھا۔ جس نے ہم بچوں کو اچھی تربیت کا بہترین تحفہ دیا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ماں اپنے بچوں کو جو بہترین تحفہ یا زیور دے سکتی ہے وہ اچھی تربیت ہے۔ کسی بھی اچھی ماں کی طرح، امی جی کی محبت، بے لوث جذبہ، وابستگی اور قربانی ہم سب بچوں کے لئے بے مثال تھی۔ ایک واقعہ اس سلسلے میں بیان کردوں جس کو یاد کرکے آج بھی میری آنکھوں میں آنسو آ گئے ہیں۔ اگرچہ اس بات کو بھی نصف صدی سے زائد کا وقت بیت چکا ہے۔ جب میں دس سال کا تھا تو کسی وجہ سے بیمار ہوگیا۔ ڈاکٹر نے کچھ انتہائی قیمتی ادویات تجویز کیں جو ہمارے لئے اس وقت خریدنا ممکن نہ تھا۔ جب امی جی کو اس بات کا اندازہ اور علم ہوا تو انہوں نے بلا تامل ابا جی کو اپنی شادی کی چوڑیاں دیں تا کہ ان کو بیچ کر ادویات خرید لیں اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں صحت یاب ہو گیا۔ میاں بیوی کو بحیثیت ماں اور باپ کے بہت ضروری ہے کہ دونوں مل جل کر خوشگوار اور کامیاب زندگی کے لئے کوشش کریں۔ اگر گاڑی کا ایک پہیہ بہت مستعد اور برق رفتار کیوں نہ ہو اس کے لئے دوسرے پہیے کی برابری اور پُرخلوص شمولیت کے بغیر کچھ پانا بہت مشکل ہے۔ اس بات کا امی جی نے بھرپور خیال رکھا اور ابا جی کی خواہشات جو کہ بچوں کی تربیت سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان میں ابا جی کی تابعداری کا حق ادا کیا جو کہ بچوں کے بہترین مفاد میں تھا۔ اس طرح انہوں نے میری نظر میں، ایک بہترین زوجہ اور ماں کے خطاب کا اپنے آپ کو مستحق ٹھہرایا۔

امی جی کا یہ معمول تھا کہ وہ روزانہ نماز فجر سے آدھ گھنٹہ پہلے بیدار ہو جاتیں اور دن کا آغاز نماز تہجد، نماز فجر اور تلاوت قرآن پاک سے کرتیں۔ جب تک ہم بیت الذکر سے فجر کی نماز کی ادائیگی کے بعد واپس آتے اور گھر آ کر قرآن پاک کی تلاوت کر لیتے، ناشتہ تیار ہوتا۔ جس کو ہم سب مل کر کرتے اور یہ روزانہ کا معمول تھا جس کے مقررہ وقت میں کوئی تبدیلی نہ ہوتی اور ناشتے کے لئے سب کچن میں آ جاتے۔ اس کے بعد ہمارے پاس کافی وقت بچ جاتا جس میں بچے سکول کے لئے تیار ہو سکتے اور ابا جی کام کے لئے جانے کی تیاری کر لیتے۔ ہر کام کو وقت پر انجام دینا امی جی کی خاص خوبی تھی اور وہ ایک گھڑی کو ہمیشہ اپنے ساتھ ساتھ رکھتی اور ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بھی اپنے ساتھ لے جاتیں تا کہ ان کے اگلے کام کا مقرر کردہ وقت اثر انداز نہ ہو۔ روزمرہ زندگی کے معمولات میں وہ ہمیشہ یہ درس دیتیں کہ صفائی ایمان کا حصہ ہے اور ہمیں اپنی ذاتی معمولات اور وجود میں اس کے اظہار کا خیال رکھنے کی تلقین کرتیں۔ امی جی اس بات کی بھی بہت تاکید کرتیں کہ ہر چیز کو اس کی مقرر کردہ جگہ سے لینے کے بعد وہاں پر ہی واپس رکھا جائے۔ اگرچہ یہ ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے مگر بچپن میں پختہ ہونے والی اس عادت نے زندگی بھر میرے لئے ایک اثاثہ کی حیثیت اور کردار ادا کیا۔ گھر اور دفتر کے کاموں میں اس عادت کی وجہ سے نہ صرف میری کام کی بروقت ادائیگی کی استعداد بڑھانے میں بہت مدد ملی کیونکہ میں بہت سے مسائل اور تاخیر کی وجہوں سے بچ جاتا۔ آج میں اپنے بچوں میں بھی یہی عادت پختہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں امی جی گھر میں کام کاج کے لئے آنے والی خواتین کے لئے بھی بہت رحم دل تھیں۔ وہ ہمیشہ ان کی ضروریات کا خود سے خیال کرتیں اور اکثر اوقات مالی طور پر ان کی مدد کرتیں۔ اس کے ساتھ خوراک اور لباس وغیرہ کے ذریعہ بھی مدد کرتیں۔ M.com کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب میں نے نیشنل بینک میں ملازمت شروع کی تو انہوں نے مجھے بھی ہمیشہ ان لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھنے کی نصیحت کی۔ تا کہ جب ان میں سے کوئی بیمار ہو یا کوئی اور موقع ہو جیسے بیٹی کی شادی، ملازمت کی تلاش وغیرہ اس میں مدد کرنے کو ہمیشہ یاد رکھا جائے۔ امی جی کی اس نصیحت اور خواہش کے احترام میں ہمیشہ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب استعداد عمل کرنے کی کوشش کی۔ امی جی نے بھی اس معمول کو جاری رکھا اور میرے 1979ء میں امریکہ آنے کے بعد بھی باقاعدگی سے خطوط کے ذریعے سے اس نصیحت کی یاددہانی کرواتیں رہیں اور خاکسار کو ان پر عمل کرنے کی توفیق ملتی رہی۔

محدود وسائل کے باوجود، امی جی کا جذبۂ مہمان نوازی بھی بے مثال تھا۔ اگرچہ ابا جی گھر کے واحد کمانے والے فرد تھے اور ہم پانچ بہن ہائی سکول اور کالج جاتے تھے۔ بعض اوقات یہ مہمان داری بظاہر

مالی بوجھ ہی معلوم ہوتی تھی۔ کیونکہ ہمارے لاہور جیسے بڑے شہر میں رہنے کی وجہ سے مہمانوں کی آمد و رفت کافی زیادہ تھی۔ یہاں تک کہ بحیثیت لڑکا ہونے کے گھر کے باہر کے کام کیونکہ میرے ذمہ تھے اس لئے میں بعض اوقات مہمانوں کے آنے سے تنگی اور تھکاوٹ محسوس کرتا کیونکہ امی جی کسی بھی وقت سودا سلف لانے کے لئے کہہ دیتیں اور مجھے دور تک پیدل جانا پڑتا اور کیونکہ گھر میں فریج نہ تھا اس لئے مزید مشکل ہوتی۔ مگر اس کے باوجود امی جی ہمیشہ مسکراتے چہرے کے ساتھ پوری توجہ سے مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتیں اور اگر ہم کچھ کمی بھی کرتے تو وہ مہمانوں کو اس کا احساس نہ ہونے دیتیں۔

امی جی کو اس بات کا بہت خیال تھا کہ ہمارے دل میں دونوں بڑی بہنوں کے لئے محبت اور عزت کا جذبہ پختہ ہو۔ جیسا کہ ہماری بہنوں نے ہمیشہ ہمارے ساتھ پیار اور خلوص کا برتاؤ کیا۔ امی جی نے ہمیشہ بیٹوں اور بیٹیوں سے ایک جیسا سلوک کیا اور کبھی بہنوں پر بھائیوں کو فوقیت نہ دی۔ اس کے برعکس ہمیشہ جب کبھی کسی معمولی بات پر ہم بھائیوں کی بہنوں سے بحث ہو جاتی تو امی جی بہنوں کا ساتھ دیتیں اور ایک ہی بات دہراتیں کہ بہنیں بڑی ہیں اور بڑی بہن ماں کی طرح ہوتی ہے اس لئے چھوٹے بھائیوں کو بہنوں کا خاص خیال رکھنا چاہئے اور ان کے لئے قربانی دینے کے جذبہ کو زندہ رکھنا چاہئے۔ امی جی کے اس رویے اور اس کی عملی ترجمانی کے نتیجے میں ہمارے دلوں میں بہنوں کے لئے محبت، عزت اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنے میں بہت مدد ملی۔

امی جی ہم سب بہن بھائیوں کے ساتھ برابری کا سلوک کرتیں اور کبھی کسی کو صورت حال کا ناجائز فائدہ اٹھانے کا موقع نہ دیتیں۔ جب ہمارے پھوپھا کی وفات ہوئی تو ہماری پھوپھو اپنی ایک بیٹی کے ہمراہ ہمارے گھر منتقل ہوگئیں۔ اس سارے عرصے کے دوران میں نے یہ دیکھا کہ امی جی کی طرف سے ہماری کزن بہن کے ساتھ سلوک میں ہم بہن بھائیوں کے مقابلے میں کوئی کمی نہ تھی۔ بلکہ انہوں نے اسے بھی ہمیشہ اپنی بیٹی کی طرح ہی سمجھا۔

ایک اچھی ماں کی طرح امی جی کے دل میں اپنے بچوں کے لئے حقیقی اور گہرا پیار تھا لیکن ان کی خاص خوبی یہ بھی تھی کہ انہوں نے اس پیار کا دائرہ اپنے دامادوں، بہوؤں اور ان کے پیاروں کے لئے بھی وسیع رکھا۔ انہوں نے ہمیشہ صاف دلی کے ساتھ اور سادگی کے ساتھ ان سب کی صحت، بہتری اور کامیابی کے لئے دعا کی۔ یہاں پر میں ایک واقعہ بھی بیان کر دوں جو امی جی کے خیالات، ذہانت اور دوررس سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ واقعہ میری بڑی بہن نے مجھے بیان کیا جس میں ایک ماں کا اپنی بیٹی کو کامیاب زندگی کا راز خوبصورتی سے پہنچایا گیا تھا۔ ایک دفعہ جب میری بڑی بہن امی ابا جی کے پاس ملنے کے لئے آئی ہوئی تھیں اور باتوں باتوں میں انہوں نے چند ایسی باتوں کا ذکر اور کچھ اظہار ناپسندیدگی کیا جو کہ ان کے شوہر کے گھر اور عزیزوں سے تعلق رکھتا تھا۔ مگر امی جی نے انہیں یہ کہہ کر فوراً منع کر دیا کہ ''اپنے شوہر اور اس کے گھر والوں کے خلاف کچھ نہ کہو۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔'' میری بہن کا کہنا ہے کہ یہ فوری اور بروقت نصیحت میرے لئے بہت ہی کارآمد تھی۔ جس نے انہیں زندگی بھر کے لئے ایک بے مثال سبق دے دیا۔ جس سے انہوں نے بے پناہ فائدہ اٹھایا اور ہمیشہ اپنے شوہر اور ان کے خاندان کی عزت کی کوشش کی جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر بے پناہ فضل کئے۔

میری امی جی کی یہ شدید خواہش تھی کہ ان کی بیٹیاں اعلیٰ تعلیم کی برابر توفیق اور موقع پائیں۔ ان کی یہ خواہش بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوئی اور میری بہنوں نے امتیاز کے ساتھ B.A پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا۔ انہوں نے پانچویں جماعت سے لے کر یونیورسٹی تک اعلیٰ کامیابی کے نتیجہ میں وظیفہ حاصل کیا اور محکمہ تعلیم میں اعلیٰ عہدوں سے ریٹائر ہوئیں۔ امی جی کو اس بات پر فخر تھا کہ ان کی بیٹیاں نہ صرف اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں بلکہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم اور تربیت کے لئے بھی خاص خیال رکھتی ہیں۔

امی جی کو دعاؤں پر بھرپور یقین تھا اور انہوں نے یہ اہم ترین عادت اپنے بچوں میں منتقل کی اور ابتدائی عمر سے ہی ان کا بیج ہمارے دلوں میں بو دیا۔ دعاؤں کے حوالے سے وہ ہمیشہ ہمیں یہ یاددہانی کراتیں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کی دعاؤں کو جلدی سنتا ہے کیونکہ وہ معصوم ہوتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں چوتھی جماعت میں تھا تو امی جی چاہتی تھیں کہ وہ ایک سلائی مشین خریدیں تاکہ بچوں کے کپڑے سی کر گھر کے مشکل مالی حالات میں اپنے شوہر کا ہاتھ بٹا سکیں۔ اس وقت مالی تنگی اور کم آمدنی کی وجہ سے یہ ممکن نہ تھا کہ امی جی اپنی مرضی کے موافق سلائی مشین خرید سکیں۔ امی جی نے مجھے کئی بار کہا کہ میں دعا کروں کہ وہ اس خواہش کو پورا کر سکیں۔ ایک بچہ ہونے کی حیثیت سے مجھے اس بات کا بہت فکر اور خیال تھا کہ امی جی کی یہ دعا قبول ہو جائے اس لئے میں نے بھی باقاعدگی سے دعا شروع کر دی اور اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ دو یا تین ہفتے کے اندر اللہ کی طرف سے پوشیدہ اور غیر معمولی راستہ کھلا اور امی جی نے اپنی پسند کی مشین (Singer) خرید لی اور اس طرح نہ صرف میں بہت خوش ہوا بلکہ بچپن ہی سے میرا دعاؤں پر یقین پختہ ہوگیا۔ اس طرح اس اچھی عادت نے زندگی بھر میرا ساتھ دیا اور میں نے زندگی بھر دعاؤں کے پھل کھائے اور دعاؤں کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور اب میں یہی پیغام اپنے بچوں کو منتقل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جو کہ حضرت مسیح موعود نے بھی زور دیا کہ ہر کام دعا سے ہی ہوتا ہے۔

ان دنوں جب کوئی موبائل فون نہ تھا یا اور ذرائع آمد و رفت اور رابطہ کے بہت محدود تھے اگر ابا جی گھر آنے میں دیر کرتے یا مقررہ وقت پر گھر نہ پہنچ پاتے اور غیر معمولی دیر ہو جاتی تو امی جی خاموشی سے جا کر نفل ادا کرنے شروع کر دیتیں اور ابا جی کی خیریت اور باحفاظت واپسی کے لئے دعا کرتیں۔

میں نے یہ بات زندگی بھر محسوس کی کہ امی جی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی خاص رحمت اور عنایت تھی کہ ان کی دعائیں قبول ہوتی تھیں اور ان کو سچی خوابیں بھی آتی تھیں۔ اس سلسلے میں ایک اور واقعہ بیان کر دوں جس سے اس بارے میں مزید وضاحت ہوگی۔ جب میں نے 1979ء میں والدین کی اجازت سے امریکہ ہجرت کی۔ اس وقت میرے ساتھ میری اہلیہ اور دو بچے تھے۔ ابتدائی طور پر مجھے جن مشکل ترین حالات سے گزرنا پڑا اس وقت واحد چیز جس نے مجھے قائم رکھا وہ دعاؤں کی قبولیت پر پختہ یقین تھا جو امی جی نے ابتدائی عمر سے ہمارے دلوں میں ڈالا تھا۔ ان ابتدائی دنوں میں میں نے اپنی اہلیہ اور بچوں سے دعا کے لئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ہمیں اس ملک میں بہترین انداز میں سیٹ کر دے۔ اپنی مشکلات کا ذکر کئے بغیر میں اپنے والدین کو بھی دعا کے لئے درخواست کرتا۔ اس وقت والدین کو اس بات کا اندازہ بھی نہ تھا کہ میں کن مشکلات سے گزر رہا ہوں کیا ارادہ ہے اور کس طرح کی ملازمت دیکھ رہا ہوں وغیرہ۔ لیکن اس کے جواب میں امی جی نے ایک خط میں اپنی ایک خواب کا ذکر کیا جو انہوں نے ایک رات قبل دیکھی جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا تھا کہ مجھے (Mining) کے شعبے میں ملازمت ملے گی اور میری تنخواہ کتنی ہوگی۔ آج 28 سال گزرے میں اس فرم میں جاب کر رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگرچہ کاروبار میں مختلف حالات اور ادوار رہے اگرچہ مختلف مشکل اوقات میں بہت سے ملازمین کو فارغ کیا گیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے امی جی کی دعاؤں کے طفیل میری حفاظت کی اور میری یہ ملازمت قائم رہی۔

امی جی پنجوقتہ نمازوں کی بروقت ادائیگی کا خاص خیال کرتیں اور اس بات کی توقع اپنے بچوں سے بھی کرتیں۔ صبح قرآن کریم کی تلاوت ان کی زندگی کا معمول تھا۔ امی جی کو رسول کریمؐ سے گہری عقیدت تھی اور درود شریف پڑھنے پر خاص توجہ دیتیں۔ انہوں نے اپنی نوجوانی میں ایک بار آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا اور وہ اپنی یہ خواب جب بھی سناتیں تو مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان کی آنکھوں میں خوشی جھلکتی اور ان کا چہرہ اس بابرکت موقع ملنے کے احساس سے جگمگا اٹھتا۔ امی جی کو احمدی ہونے پر فخر تھا اور انہوں نے اپنے بچوں کے لئے بھی خاص محنت کی کہ ان کے دل میں جماعت اور خلیفۃ المسیح کی محبت موجزن ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو اور ہمیں امی جی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم بھی اپنے بچوں کی تربیت کا حق ادا کرنے والے ہوں تاکہ وہ سچے احمدی بنیں۔ آمین

''اے میرے اللہ ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی''

معافی مانگنے آیا ہوں

مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری لکھتے ہیں۔

خاکسار مدرسہ احمدیہ قادیان میں مدرس تھا اور حضرت مولوی شیر علی صاحب ان دنوں ناظر دعوۃ الی اللہ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ کہ آپ کی طرف سے مجھے سیرت النبیؐ کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے جالندھر جانے کا تحریری حکم ملا۔ لیکن میں ان دنوں بعارضہ بخار بیمار رہا تھا اور کمزوری کی وجہ سے سفر کے قابل نہ تھا۔ اس لئے میں نے معذرت لکھ بھیجی دوسرے روز مجھے حضرت مولوی صاحب کے دستخطوں سے ایک چٹھی ملی۔ جس میں ڈاکٹری سرٹیفیکیٹ پیش کرنے کی ہدایت تھی۔ میں نے ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب کا تصدیقی سرٹیفیکیٹ بھیج دیا۔ غالباً تیسرے روز بعد جب کہ جلسہ کی تاریخ میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تھا۔ حضرت مولوی صاحب خاکسار کے مکان پر تشریف لائے اور میرا حال دریافت کرنے کے بعد مجھے کچھ رقم دے کر فرمایا۔ یہ جالندھر جانے کا خرچ ہے۔ جو وہاں کی جماعت نے بھیجا ہے۔ مجھے کوئی موزوں آدمی نہیں مل سکا۔ اس لئے آپ تشریف لے جائیں۔ میں آپ کی صحت کیلئے دعا کروں گا۔ حضرت مولوی صاحب نے کچھ اس انداز سے جانے کا ارشاد فرمایا کہ میں انکار نہ کر سکا اور میں نے وعدہ کر لیا کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ صبح کی گاڑی سے روانہ ہو جاؤں گا علی الصبح سٹیشن پر پہنچ کر جب میں ٹکٹ لینے کے بعد گاڑی پر سوار ہونے لگا۔ تو دیکھا کہ حضرت مولوی صاحب پلیٹ فارم پر ٹہل رہے تھے۔ میں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا تو حضرت مولوی صاحب مجھے ایک طرف لے گئے۔ اور فرمایا:۔ (گو یہ الفاظ کہتے ہوئے طبیعت رکتی ہے لیکن چونکہ حضرت مولوی صاحب کے بلند اخلاق کا ان سے ثبوت ملتا ہے۔ اس لئے مجبوراً یہ الفاظ لکھ رہا ہوں)

''میں ایک جاہل اور بے وقوف آدمی ہوں دراصل اپنے کلرک کے کہنے پر میں نے آپ سے ڈاکٹری سرٹیفیکیٹ طلب کر لیا تھا۔ ورنہ میری طبیعت ایسا نہیں چاہتی تھی۔ میں بہت شرمسار ہوں اور معافی مانگنے کے لئے آیا ہوں۔''

حضرت مولوی صاحب کے ان الفاظ سے مجھ پر رقت طاری ہوگئی اور میں آپ کی تکلیف کے احساس سے بہت نادم ہوا۔ کہ کاش میں پہلے ہی روانگی پر آمادہ ہو جاتا۔ تا حضرت مولوی صاحب اس ذہنی اور جسمانی تکلیف سے دوچار نہ ہوتے۔ بہر حال میں مولوی صاحب کو اس امر کا یقین دلاتا رہا۔ کہ ڈاکٹری سرٹیفیکیٹ طلب کرنے کی وجہ سے مجھے کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوا تھا اور نہ اب ہے۔ لیکن حضرت مولوی صاحب نے میری بات کی طرف چنداں توجہ نہ دی اور اپنے سابقہ الفاظ بار بار دہرا کر معافی مانگتے رہے اور ایک دفعہ پھر دعا کا وعدہ فرما کر واپس تشریف لے گئے۔

(سیرت حضرت شیر علی صفحہ 129)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد احمد فہیم صاحب استاد مدرسۃ الظفر وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم صوبیدار محمد اشرف خان صاحب ابن مکرم منشی محمد صادق خان صاحب مرحوم بقضائے الٰہی مورخہ 22 مئی 2009ء کو وفات پا گئے۔ 24 مئی 2009ء کو بیت المبارک میں بعداز نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین مکرم عبدالوہاب احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ کی عمر بوقت وفات 81 سال تھی۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ آپ مکرم محمد شفیق قیصر صاحب مرحوم مربی سلسلہ کے سب سے بڑے بھائی تھے۔ آپ کی اولاد میں سے خاکسار سمیت پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کی مغفرت فرمائے۔ آپ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب بہن بھائیوں کو والد محترم کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ راحت گلناز صاحبہ بابت ترکہ مکرم نصیر احمد صاحب)

مکرمہ راحت گلناز صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم نصیر احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 69/21 محلّہ دارالنصر برقبہ ایک کنال میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ راحت گلناز صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم کاشف نصیر صاحب (بیٹا)
(3) مکرم احمد فراز صاحب (بیٹا)
(4) مکرمہ عفت تسنیم صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرمہ صباء سحر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ولادت

مکرم محمد حسین مختار صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چھوٹی بیٹی مکرمہ ھبۃ المالک صاحبہ اہلیہ مکرم وارث علی صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ مقیم بلدیہ ٹاؤن کراچی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 25 مئی 2009ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیٹے کا نام شاذل احمد عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے نیز صحت وتندرستی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہو۔ آمین

ولادت

مکرم مبارک احمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ دارالفضل غربی طاہر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 3 جون 2009ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت لبیبہ مبارک عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم منصور احمد صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کی پوتی اور مکرم طارق محمود صاحب دارالفضل غربی الف ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین بنائے اور دین ودنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

نکاح

مکرم قریشی محمد اسلم صاحب دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ منصورہ نعمانہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے ہمراہ مکرم راجہ بشارت احمد صاحب ابن مکرم راجہ غفور احمد صاحب مرحوم مورخہ 10/اپریل 2009ء کو بیت المبارک میں مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر کیا، مکرمہ منصورہ نعمانہ صاحبہ محترم سردار کالا خان صاحب آف تراڑ کھل آزاد کشمیر کی پوتی ہیں مکرم راجہ بشارت احمد صاحب مکرم راجہ احمد خان صاحب مرحوم کے پوتے، محترم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب کے نواسے اور محترم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ کے بھانجے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ دارالصناعہ

دارالصناعہ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک 2۔ ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ
3۔ ووڈ ورک (کارپینٹر) 4۔ ویلڈنگ وسٹیل فیبریکیشن 5۔ جدید باغبانی

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن 2۔ جنرل الیکٹریشن
3۔ پلمبنگ 4۔ کمپیوٹر کورس 5۔ ڈرائیونگ

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعہ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ/فون نمبر 047-6002033 اور 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ کلاسز کا آغاز یکم جولائی 2009ء سے ہوگا۔
☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔
☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔
☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔
☆ تمام طلباء جو ادارہ ہذا سے کورسز مکمل کر چکے ہیں ان کی اسناد آچکی ہیں۔ لہٰذا ان سے درخواست ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے حاصل کرلیں۔

(نگران دارالصناعہ)

سانحہ ارتحال

مکرم یحيٰی پرویز ناصر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم محمد شفیع سلیم صاحب ولد مکرم چوہدری لعل خاں صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کھاریاں ضلع گجرات مورخہ 19 مئی 2009ء کو رحلت کر گئے۔ نماز جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان کھاریاں میں تدفین کے بعد مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ آپ کی عمر تقریباً 89 سال تھی۔ آپ نے قادیان سے تعلیم پائی وہاں ناظم اطفال الاحمدیہ کے عہدہ پر کام کیا اور چھوٹے مولوی صاحب کے طور پر مشہور تھے۔ قادیان کے قریبی گاؤں سیکھواں اطفال کو لائن میں لے کر جاتے اور اطفال کے پروگرام کرتے۔ پاکستان آ کر فوج میں ملازم ہو گئے ریٹائرمنٹ کے بعد باقی ساری عمر خدمت دین میں گزاری۔ مختلف عہدوں پر جن میں زعیم انصار اللہ کھاریاں، ناظم انصار اللہ ضلع گجرات، مربی اطفال الاحمدیہ، سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع گجرات سیکرٹری اصلاح وارشاد اور امام الصلوٰۃ نیز قائمقام امیر ضلع گجرات اور قائمقام صدر جماعت احمدیہ کھاریاں کام کیا۔ تحریک جدید دفتر اول (پانچ ہزاری) کھاریاں شہر کی فائلیں بنا کر ان کے وارثین کو دیں۔ بے لوث اور محنت سے خدمت دین کرنے والے انسان تھے۔ جماعت احمدیہ کے ابتدائی حالات اور بعد کے حالات کے بارے میں وسیع معلومات رکھتے تھے اور بڑے جوش، جذبہ اور محبت بھرے دل سے قادیان اور خلفائے سلسلہ احمدیہ اور رفقاء حضرت مسیح موعود کی باتیں سنایا کرتے تھے۔ نماز باجماعت کے پابند تھے۔ جب بیمار ہوئے تو جو دوست ملاقات کے لئے جاتے کہا کرتے دعا کرو میں پھر بیت الحمد جا کر نماز باجماعت پڑھوں۔ تلاوت قرآن کریم باقاعدگی سے کرتے۔ جماعت اور خلیفۃ المسیح کے ساتھ عشق تھا۔ ساری عمر خود ہاتھ سے کام کیا سادگی سے زندگی بسر کی۔ بڑائی اور تکبر نام کو نہ تھا۔ روزانہ صبح سیر کو جایا کرتے اور قبرستان ضرور جاتے اور دوستوں کو بتاتے کہ آج میں قبرستان گیا فلاں دوست کی قبر پر دعا کی اور وہ بہت یاد آئے کہ کتنے جماعت سے وفا کرنے والے تھے پھر ان کے کاموں کی تفصیل بتاتے اور کہتے قبرستان ضرور جانا چاہئے۔ خدا کی یاد رہتی ہے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے ان کی خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور ان کی نیکیوں کو ان کی نسلوں میں جاری رکھے اور تمام سوگواران کو صبر جمیل عطا فرمائے سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ شفقت سلطانہ صاحبہ بابت ترکہ مکرم چوہدری ادریس احمد صاحب)

مکرمہ شفقت سلطانہ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم چوہدری ادریس احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 7/12 دارالصدر غربی لطیف برقبہ دو کنال میں سے تین مرلے 136 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے یہ حصہ مرحوم کے بیٹے چوہدری طاہر احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

1۔ مکرمہ شفقت سلطانہ صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عزت والا اجر

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ”نادار مریضان“ کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

”کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے پس وہ اسے اس کے لئے بڑھا دے اور اس کے لئے ایک بڑی عزت والا اجر بھی ہے“ (الحدید:12)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)

احمدی مصنفین رابطہ کریں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

"ریسرچ سیل" ایسی تمام کتب، اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام:
ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:
ناشر/طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

فون نمبر ز آفس: 0092476214953
رہائش 0476214313
موبائل 03344290902
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل tahqeeqj@yahoo.com
tahqeeq@gmail.com
ayaz313@hotmail.com

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد صاحب کارکن جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم عبدالکریم صاحب کارکن جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ولد مکرم محمد دین صاحب مرحوم ساکن دارالعلوم جنوبی احد مورخہ 8 جون 2009ء کو بعمر 61 سال بوجہ حرکت قلب بند ہو جانے کے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جہاں بعد از تدفین مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نہایت محنتی اور اخلاص سے کام کرنے والے تھے۔ قریباً تیس سال جامعہ احمدیہ میں وفا کے ساتھ خدمت کی سعادت پائی۔ مرحوم نیک سیرت صوم و صلوٰۃ کے پابند اور خلافت کے ساتھ والہانہ عشق رکھنے والے انسان تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے خاکسار، مکرم مظفر احمد صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے نیز جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم نور الٰہی بشیر صاحب سیکرٹری وصایا و تعلیم القرآن حلقہ گلشن پارک مغلپورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم طاہر نعیم صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 7 جون 2009ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں ہمراہ مکرمہ طوبیٰ حمید صاحبہ بنت مکرم حمید اللہ قریشی صاحب (ر) سپرنٹنڈنٹ پولیس دارالصدر غربی لطیف ربوہ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر دعوت الی اللہ نے کیا۔ مکرم طاہر نعیم صاحب مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب مربی سلسلہ کے پوتے اور مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب مرحوم آف تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں اور ان کے نانا مکرم ڈاکٹر نور الدین صاحب مرحوم ایک لمبا عرصہ صدر جماعت احمدیہ بدوملہی رہے ہیں۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ صاحب سیکرٹری صنعت و تجارت دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عطاء المنان صاحب ولد مکرم امام دین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ 7 جون 2009ء کو بعمر 80 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری خالد احمدیت کے چھوٹے بھائی اور مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن کے چچا تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ مورخہ 8 جون 2009ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ آپ بیشمار خوبیوں کے حامل، ملنسار اور نیک سیرت انسان تھے۔ اپنے جرمنی کے قیام کے دوران بھی اپنی جماعت کے سیکرٹری مال رہے جرمنی سے 1981ء میں مستقل ربوہ واپس آ کر پہلے گولبازار بعد میں بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ پر فوٹو ٹائم سٹوڈیو کے نام سے کاروبار کرتے رہے۔ آپ نے اپنے محلّہ دارالرحمت غربی ربوہ میں بطور سیکرٹری مال لمبا عرصہ تک نہایت احسن رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ محترمہ امۃ الحفیظ شہناز صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹے مکرم حفیظ الرحمٰن شاہد صاحب مقیم ڈوسٹن جرمنی اور تین بیٹیاں مکرمہ نغمانہ قاضی صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی عرفان احمد صاحب ٹورانٹو کینیڈا، مکرمہ رضوانہ منان صاحبہ ربوہ اور مکرمہ مومنہ منان صاحبہ ربوہ یادگار چھوڑی ہیں۔ مکرم حفیظ الرحمٰن شاہد صاحب جرمنی ربوہ پہنچ کر جنازہ و تدفین میں شامل ہو گئے تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

معاشی اہداف کے حصول میں ناکامی،

زراعت میں ترقی پاکستانی معیشت پر زبردست اندرونی اور بیرونی دباؤ اور زراعت کے سوا تقریباً تمام شعبوں کی مایوس کن کارکردگی کی وجہ سے سالانہ معاشی ترقی (جی ڈی پی) کی شرح نمو کم ہو کر دو فیصد کی سطح پر آ گئی جبکہ ہدف 4.5 فیصد تھا۔ معاشی اہداف کے حصول میں ناکامی رہی جبکہ زراعت میں ترقی ہوئی۔

فورسز آپریشن، مزید 88 جنگجو ہلاک

طیاروں کی بمباری سے 12 افراد جاں بحق بنوں، جنوبی وزیرستان اور مالاکنڈ ڈویژن میں فورسز کے جاری آپریشن میں مزید 88 جنگجو ہلاک اور 4 اہلکار جاں بحق ہو گئے۔ ہنگو میں زرگیری اور شاہو خیل کے علاقوں میں دو مدرسوں پر جیٹ طیاروں کی بمباری سے 5 خواتین اور بچوں سمیت 12 افراد جاں بحق ہو گئے۔ بنوں میں کوٹلہ سیف اللہ اور سارا بنگال کا فورسز نے کنٹرول سنبھال لیا۔

بولان میل میں دھماکہ، ایک شخص ہلاک

35 زخمی کراچی سے کوئٹہ جانے والی بولان میل میں دھماکے میں ایک شخص ہلاک اور 35 زخمی ہو گئے۔ دھماکہ کوئٹہ سے 45 کلو میٹر دور دوزان ریلوے سٹیشن پر اکانومی کلاس کی بوگی میں ہوا۔ زخمیوں کو کوئٹہ کے ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ کالعدم تنظیم بلوچ ری پبلکن آرمی (بی آر اے) کے ترجمان نے بولان میل دھماکے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔

فیروز والا، قیدیوں کے فرار کی کوشش

ناکام فیروز والا کچہری میں پیشی کیلئے آنے والے 12 قیدیوں نے واپسی پر فرار ہونے کیلئے دو کانسٹیبلوں کی آنکھوں میں سرخ مرچیں ڈال کر ان سے رائفلیں چھین کر پولیس وین میں انہیں یرغمال بنا لیا اور وقفے وقفے سے وین کے اندر سے باہر موجود پولیس اہلکاروں پر فائرنگ کرتے رہے۔ 2 گھنٹے کی جدوجہد کے بعد ملزموں کو دوبارہ گرفتار کر کے ان کے قبضہ سے 2 ہینڈ گرینیڈ دو پستول اور سرخ مرچوں کا پیکٹ برآمد کر لیا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 13 جون

طلوع فجر	4:32
طلوع آفتاب	6:00
زوال آفتاب	1:08
غروب آفتاب	8:16

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209

چھٹیوں میں فارغ سٹوڈنٹس کیلئے تمام کمپیوٹر کورسز پر
25% ڈسکاؤنٹ (داخلہ جاری ہے)
سٹی اکیڈمی آف پروفیشنل سٹڈیز
دارالعلوم جنوبی ربوہ 6211607,0345-7561638

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 047-6211971: 6216216

ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
مردانہ اور زنانہ تمام امراض کا علاج کیا جاتا ہے
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

خوشخبری احمدیوں کی اپنی کوریئر سروس
Hoovers World Wide Express
کوریئر سروس کی جانب سے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر زبردست آفر (20 کلو پارسل کے ریٹ)
فی کلو ریٹ یوکے جرمنی یو ایس اے کینیڈا
Rs.440/- Rs.280/- Rs.250/-
کم ترین ریٹ تیز ترین سروس بذریعہ DHL
پک کرنے کی سہولت موجود ہے۔
C.E بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
بیسمنٹ 25 القیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
PH 0333-6708024, 0345-4866677
042-5054243

FD-10

خوشخبری جلسہ سالانہ U.K کے موقع پر پارسلوں کی ترسیل پر زبردست آفر
یوکے جرمنی کینیڈا۔آسٹریلیا۔امریکہ
230 روپے 250 روپے 400 روپے
دیگر ممالک کیلئے بھی مناسب ریٹ
گلوبل کوریئر سروس اقصیٰ چوک مسرور پلازہ ربوہ
047-6215744,0334-6365127